قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مارچ اپریل ۱۹۶۰

ماہنامہ

خالد

ربوہ

ایڈیٹر :- نورالحق انور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ

خالد ربوہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

قیمت (فی پرچہ ۸/) قیمت

ہندوپاک ۵ روپے ——— غیر ممالک ۶ روپے

نمبر ۶	بابت ماہ مارچ اپریل سنہ ۱۹۶۰ء	جلد ۶

مندرجات

اطلاع

بعض مجبوریوں کی بنا پر گذشتہ ماہ "خالد" شائع نہ ہو سکا۔ اس کمی کو ماہ مئی کے شمارہ خلافت نمبر کے ذریعہ پورا کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ احباب اس کا انتظار فرمائیں۔

ادارہ

سید عبد الباسط پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر ماہنامہ خالد ربوہ ضلع جھنگ سے شائع کیا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

۲۳ مارچ کا مسرّت آگیں دن

ہم غریبوں کی ہے تمہیں پہ نظر ⁂ تم مسیحا بنو خدا کے لئے

مندرجہ بالا شعر لدھیانہ کے ایک مشہور صوفی بزرگ حضرت منشی احمدؐ جان رضی اللہ عنہ کا ہے جو انہوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوئے ماموریت سے قبل حضور کے رُخِ انور پر انوارِ نبوت ہویدا دیکھ کر حضور کو مخاطب کر کے کہا۔ اس سے منشی صاحب کے قلبِ صافی کے جذبات و احساسات کا کچھ اندازہ ہو سکتا ہے۔ ایک طرف اسلام کی نازک حالت اور دینِ حنیف کے خلاف دشمنانِ اسلام کی یلغار انکے دل کو درد مند کئے نظر آتی ہے تو دوسری طرف انہیں حضور کی جبینِ اطہر میں شعاعِ اُمید نظر آتی ہے۔ وہ حضور کے وجودِ مبارک میں اس مسیح موعود اور مہدیٔ معہود کا چہرہ دیکھتے ہیں جس کے ذریعہ تجدیدِ دین اور اشاعتِ اسلام کے خدائی وعدے پورے ہونیوالے تھے۔ انکی اس دلی التجا کو اللہ تعالیٰ نے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو وہ مبارک دن، وہ نیک ساعت آئی جبکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لدھیانہ میں حضرت منشی صاحب موصوف کے ہی مہمانخانہ میں بیٹھ کر پہلی بیعت لی پہلے دن بیعت کرنیوالے چند افراد اور ان کی کمزوری و بے بضاعتی کو دیکھ کر ظاہر بین نگاہیں اس امر کا اندازہ کرنے سے قاصر ہیں کہ کاغذ کی یہ ناؤ مخالفت کے بحرِ زخار میں منزلِ مقصود تک پہنچ سکیگی۔ مخالفانہ طاقتیں پوری طرح مسلح ہو کر میدانِ مقابلہ پر نکلی ہوئی تھیں۔ اس نبرد آزمائی میں غیر تو غیر اپنے بھی پرائے ہو گئے۔ ہندو اپنی دولت و تعداد پر اور عیسائی اپنی حکومت اور طاقت پر نازاں تھے۔ دجّالی طاقتیں خاص طور پر اپنی فراوانیٔ دولت و زر کو دیکھتے ہوئے ہندوستان بھر کو مسیحی بنانے کے خواب دیکھ رہی تھیں اور ظاہری حالات کے لحاظ سے انکی یہ خواب بڑی خوش آئند نظر آتی تھی۔ لیکن خدا کا جری شیر جو کبھی لڑائی لڑا۔ اور جیسا کہ خالد کی اسی اشاعت میں آپ کو ایک جھلک نظر آئے گی آپ نے خدا تعالیٰ سے توفیق پا کر ایسا زبردست دفاع کیا کہ حامیانِ تثلیث کے لشکرِ جرار کو فرار کرتے ہی بنی۔ اور مسیح موعود کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی کا یہ فرمان بڑی شان سے پورا ہوا

یکسر الصّلیب

مسیح موعود صلیبی مذہب کو پاش پاش کر دے گا

نوجوانانِ احمدیت کے لئے ۲۳ مارچ کا دن ایک شادمانی و مسرت کا پیغام بھی ہے۔ کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اور برکت کے ظہور کی ایک بنیاد رکھی۔ اور ان کے اس فرضِ گراں بار کی یاد دہانی بھی ہے جو تبلیغِ اسلام اور اشاعتِ دین کے متعلق ان پر عائد ہوتا ہے۔ پس آؤ کہ ایک بار پھر ہم اپنے اس عہد کو تازہ کریں ؎

پھیلائیں گے صداقتِ اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں

اے ہمارے بلند و بالا خدا تُو ہمیں اِس عہد کو نباہنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین ؏

جواہر پارے

اَلْھَمُّ نِصْفُ الْھَرَمِ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

غم نیم بڑھاپا ہے

یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ غم اپنی ذات میں نفسِ انسانی کا خطرناک دشمن ہے۔ ایسا دشمن جس کے حملے کے اثرات اور نتائج انسانی زندگی کو تباہ اور ناکارہ کر دیتے ہیں بنی آدم کو دنیا میں کئی کام کرنے پڑتے ہیں۔ ان کاموں میں بعض اوقات کامیابی ہوتی ہے اور بعض اوقات ناکامی۔ ناکامی کی صورت میں ہموم و غموم اس پر سوار ہو جاتے ہیں، وہ اوہام و وساوس کا شکار ہو جاتا ہے، غیر معمولی حساس ہو جاتا ہے، اور انجام کار یہ غم انسانی صحت پر اثر ڈالتا ہوا اعصاب کو کمزور کر دیتا ہے۔ دل کمزور ہو جاتا ہے، قوتِ فکریہ ختم ہو جاتی ہے اور وہ کلیۃً جواب دیدیتی ہے صحت جو سرمایہ حیات ہے اس سے وہ ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ایک جوان آدمی اپنے آپ کو بوڑھا محسوس کرتا ہے۔ اس کے بال سفید ہو جاتے ہیں۔ چہرے پر جھریاں پڑ جاتی ہیں۔ ہمارے آقا فداہ ابی و امی فرماتے ہیں کہ چونکہ یہ غم انسان کے اعضاء پر اثر ڈالتا ہے اس لئے دو پہلوؤں کو اختیار کرنا چاہیئے۔

ا۔ غم کا نتیجہ اور انجام ہر شخص کو معلوم ہی ہے اسلئے ہر کام کو ایسی احتیاط، ہوشیاری اور دانشمندی سے کرو کہ اس کا اختتام اور نتیجہ بابرکت ہو اور غم کی نوبت ہی نہ آئے۔

ب۔ اگر گردشِ زمانہ کی وجہ سے انسان کو غم پہنچے بھی تو تم اتنا غم مت کرو یا اس غم کو اتنی مستقل اہمیت نہ دو کہ وہ تمہارے لئے جان لیوا ہی ثابت ہو جائے۔ بلکہ اس کو صبر اور ضبطِ نفس سے ایسے رنگ میں برداشت کرو کہ جو جلدی زائل ہو جائے کیونکہ بہرکیف انسان نے غم کو ایک دن بھول ہی جانا ہے۔ کیوں نہ انسان اس کو خطرناک صورتِ حالات سے پہلے ہی بھول جائے۔ آج علمائے نفسیات کہتے ہیں کہ اس موضوع پر ضخیم کتب شائع کی جا رہی ہیں کہ غم انسانی صحت کا بدترین دشمن ہے۔ یہ ہر قسم کی ترقی اور شادمانی میں روک ہے۔ یہ قسما قسم کی دماغی امراض کا باعث ہے۔ مگر دنیا کا طبیب اعظم آج سے ۱۴۰۰ برس قبل انسانیت کی ہمدردی کرتا ہوا کہتا ہے کہ غم مت کرو اور اس سے بچو کیونکہ یہ انسانی صحت پر اثر ڈالتا ہوا بسا اوقات ایک جوان کو آدھا بوڑھا کر دیتا ہے۔

اللّٰھم صلّ علٰی محمّدٍ و بارک وسلّم
انّک حمیدٌ مجید ۔

تاریخ اسلام کا ایک ورق

جاں نثاران اسلام سرزمین ایران میں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

پس منظر

افق عرب سے آفتاب رسالت نے طلوع ہو کر اپنی ضیا پاش کرنوں سے عالم کو منور کرنا شروع کیا۔ اس عالمگیر پیغام کے مخاطب گدائے بے نوا بھی تھے اور شاہ کشور کشا بھی۔ عرب کے خانہ بدوش اس پیغام حق کو قبول کر کے دُنیا کے بادشاہ بن گئے۔ اور سلطنتوں کے تاجدار اس کا انکار کر کے صفحۂ ہستی سے ناپید ہو گئے۔ بدنصیب خسرو پرویز شاہ ایران نے رحمۃ للعالمین نبیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوتِ اسلام کو پائے حقارت سے ٹھکرا دیا اور حضور کے مکتوب مبارک کو کبر و غرور سے چاک کر دیا۔ لب نبی اس عظیم الشان دعا اور پیشگوئی سے وا ہوئے:۔

یُمَزَّقُوا کُلَّ مُمَزَّقٍ۔

خدا ان کو پارہ پارہ کر دے۔

بدقسمت کسریٰ نے خط پھاڑنے کی حماقت ہی نہ کی تھی بلکہ اس سے قبل مدینہ کے یہود کی انگیخت کے تحت اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کرنے کے احکام بھی دیئے تھے۔ اس ظالمانہ رویہ کا نتیجہ جلد ظاہر ہوا۔ وہ اپنے بیٹے کے ہاتھوں قتل ہو کر کیفرِ کردار کو پہنچا۔ اور اس کا تاج و تخت اس کے ہاتھوں سے چھن گیا۔ خلیفۃ المسلمین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے عہد ہمایونی میں مسلمانوں کے گھوڑوں نے ارضِ ایران کو روند ڈالا اور محلاتِ کسریٰ پر درفشِ کاویانی کی جگہ پرچم اسلامی لہرانے لگا۔

سر ولیم میور سرزمین ایران میں لشکرِ اسلام کے اقدام کا نقشہ کھینچتے ہوئے یزدجرد شاہِ ایران کے دربار میں مسلمان سفیروں کے جانے کا ذکر کیف انگیز انداز میں کرتا ہے۔ اس سے صحابہ کی جرأت و بہادری، خدائی وعدوں پر یقینِ کامل اور اس نورِ ایمان کا اندازہ ہوتا ہے جس سے ان کے دل معمور تھے۔ انگریز مؤرخ رقمطراز ہے:۔

"(خلیفۃ المسلمین) عمرؓ اپنے جرنیل سعدؓ کی (قادسیہ کے متعلق) رپورٹ پر پوری طرح مطمئن تھے۔ انہوں نے سعد کو صبر اور بیداری کی تلقین کی لیکن فرمایا کہ سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ یزدجرد شاہِ ایران کو حلقہ بگوشِ اسلام ہونے کی دعوت دی جائے۔ اس مقصد کے پیش نظر بیس مسلمانوں کی ایک منتخبہ پارٹی وسیع میدان کو عبور کر کے مدیان کے دروازے تک پہنچی۔ جب وہ شاہی دربار کو جا رہے تھے تو ایک جم غفیر ان کے گرد ہجوم کئے ہوئے تھا۔ وہ سادہ مزاج عربوں کو بنظرِ استہزاء دیکھ رہے تھے۔ جو موٹے میلے کپڑے زیب تن کئے صحرائی بھدے اسلحہ سے مسلح تھے۔ اس سادگی اور مدیان کے خسروی تزک و احتشام اور شاہانہ شان و شوکت کے درمیان ایک عظیم

Digitized By Khilafat Library Rabwah

فرق تھا۔

"دیکھو!" سر استخفاف ہلاتے ہوئے وہ چلّانے لگے ـــ "ذرا اس نسوانی ٹکلے کو تو دیکھو" اور ان بدوی کمانوں کی طرف اشارہ کرنے لگے جو عربوں کے شانوں سے لٹک رہی تھیں۔ اس سراسیمگی و انتشار کا انہیں وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ انہی کمانوں سے ان کے عظیم لشکر میں بھگدڑ مچنے والا تھا۔ جونہی مسلم علماء قصرِ شاہی کے احاطہ میں داخل ہوئے۔ ان کے خوبصورت جنگی گھوڑوں کی ٹاپوں اور عرب شاہسواروں کی چال ڈھال سے بادشاہ اور اس کے بزدل رؤساء کے دلوں میں دہشت سی پیدا ہو گئی۔ شاہ یزدجرد نے ایک ترجمان کے ذریعہ تحکمانہ انداز میں دریافت کیا۔ تمہیں کیسے جرأت ہوئی کہ میری سلطنت اندر قدم رکھو اور اس کو تاراج کرنے کا خیال دل میں لاؤ؟ یکے بعد دیگرے عرب سفیروں نے اسے اس پیغامبرؐ کی بعثت کی خبر دی جس نے سرزمین عرب میں ایک انقلاب بپا کر دیا۔ انہوں نے اسلام کی روح اور اس کی برکات و نعمتوں سے آگاہ کیا۔

"حلقہ بگوشِ اسلام ہو جاؤ" وہ کہنے لگے "اور ہم میں شامل ہو جاؤ۔ اور اگر چاہو تو جزیہ ادا کر کے ہماری حفاظت میں آجاؤ۔ اگر تم ان باتوں کو نہ مانو گے تو پھر یاد رکھو کہ تمہاری سلطنت پر جلد زوال آنے والا ہے۔"

بادشاہ نے حقارت سے جواب دیا:۔

"تم کیا ہو۔ ایک بنجر و بے آباد ملک کے بھوکے بادیہ نشینوں سے زیادہ تمہاری حیثیت ہی کیا ہے۔ آؤ میں تم سے ہر ایک کو پیٹ بھر کھانا دیدوں۔ اس کے بعد یہاں سے چلے جاؤ۔"

عرب سفیروں نے مضبوط لیکن معقول الفاظ میں جواب دیا:۔

"آپ سچ فرماتے ہیں۔ بیشک ہم غریب اور بھوکے تھے لیکن الٰہ العالمین نے ہمیں (لازوال دولت سے) مالامال اور مطمئن کر دیا۔ لیکن تم نے (اس لازوال دولت کو ٹھکرا کر) تلوار کو اختیار کیا ہے۔ اور اب تلوار ہی ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرے گی۔"

بادشاہ کے غیظ و غضب کی انتہا نہ رہی۔ وہ غصے میں گرجا۔ "اگر تم سفیر نہ ہوتے تو میں تمہاری گردنیں اڑا دیتا۔" پھر اس نے اپنے خدام کو حکم دیا "مٹی کا ایک تھیلا لاؤ اور ان کے سردار کی پیٹھ پہ لاد کر شہر کے دروازے سے باہر کر دو۔"

عربوں نے اس سے ایک نیک شگون اور مبارک فال لی۔ عاصم نے بخوشی آگے بڑھ کر اس بوجھ کو اپنی کمر پہ لاد لیا۔ اور اپنے رہوار پر سوار ہو کر ہوا ہو گئے۔ اسی لمحہ (ایرانی جرنیل) رستم دربار میں داخل ہوا۔ بادشاہ نے اپنے اس اہانت آمیز مذاق کا ذکر کیا جو اس نے سادہ لوح عربوں سے کیا۔

"سادہ لوح!" رستم چلایا "تم خود سادہ لوح ہو۔" یہ کہہ کر اس نے (عرب سفیروں کے پیچھے) سوار دوڑائے لیکن اس اثناء میں عاصم اپنے قیمتی بوجھ سمیت کہیں کے کہیں جا نکلے تھے۔ آن واحد میں وہ قادسیہ پہنچے۔ مٹی کا تھیلا جا کر اپنے سردار کے قدموں میں ڈال دیا اور فرطِ مسرت سے پکار اٹھے۔

"لو سعد مبارک ہو۔ خدا تعالیٰ نے ایران کی سرزمین ہمیں عطا فرما دی۔" (Early Caliphate مصنفہ سر ولیم میور - P. 162)

"اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے"

(قرآن کریم)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(حسن محمد خان صاحب عارف بی۔اے)

ابرہہ حاکم یمن کے ہاتھیوں کا لشکر مکہ پر چڑھائی کے لئے بڑھا چلا آرہا ہے۔ عبدالمطلب سردار مکہ کو جب اس کا پتہ چلتا ہے تو چہرہ پر تشویش کے کوئی آثار نمودار نہیں ہوتے۔ لشکر اور قریب آگیا۔ پھر بھی کوئی گھبراہٹ نہیں۔ یہاں تک کہ لشکر مکہ کے دروازوں تک پہنچنے کو ہے۔ خدام ادب نے ایک مرتبہ پھر عبدالمطلب کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ کعبۃ اللہ پر حملہ کے لئے ابرہہ اپنے ہاتھیوں کے لشکر سمیت مکہ کے دروازے کھٹکھٹانے کو ہے۔ عبدالمطلب نے نہایت سکون کے ساتھ کہا کہ جس کا گھر برباد کرنے آیا ہے اس کو خود اس کی فکر ہوگی۔ اور تاریخ عرب کا یہ ناقابلِ فراموش باب ابرہہ کے اصحابِ فیل نے یوں لکھا۔ کہ فضاؤں میں ابابیلوں کے غول اپنی ننھی چونچوں میں سنگریزے لئے ہوئے پہنچ گئے اور بلندیوں پر سے یہ پتھر ایسے پھینکے کہ بڑے بڑے دیوہیکل ہاتھی بھی ان کی تاب نہ لا سکے۔ حبشیوں کی فوج میں چیچک کی وبا ایسی پھوٹی کہ ایک مُردے کو دفن کرنے کی مہلت نہ ملتی تھی کہ دوسرا مرتا اور پھر تیسرا۔ غرض سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہ رہا کہ ابرہہ اپنا سا مُنہ لیکر واپس چلا گیا۔

یہ مختصر سی تمہید بتانے سے مقصد یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے کہے کی بڑی غیرت رکھتا ہے۔ مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو خدا کے قول کے متعلق یہاں تک فرمایا ہے کہ زمین اور آسمان ٹل سکتے ہیں لیکن خدا کا قول نہیں ٹل سکتا۔ کعبۃ اللہ خدا کا گھر تھا۔ اس پر حملہ آور کو اس نے خود ذلیل و رسوا کر کے برباد کر دیا۔

قرآن کریم خدا کا قول ہے۔ یہ اس کے مُنہ کے بول ہیں اور بہت ہی پیارے۔ اور اسی کے متعلق خدا نے یوں فرمایا ہے کہ:۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝

ہم نے ہی یہ ذکر اُتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔

آج اس کے نزول پر چودہ طویل صدیاں گذرنے کو ہیں لیکن کس کی جرأت ہے کہ انگلی اُٹھا سکے۔ کیا یہ خدا کے قول کی صداقت کا مُنہ بولتا ثبوت نہیں؟

اس لمبے عرصے میں خدا تعالیٰ نے اپنے کلام کی حفاظت کے لئے ہر قسم کا انتظام فرمایا۔ اس کی لفظی حفاظت بھی کی اور معنوی حفاظت بھی کی۔ ہر ملک و قوم میں اسلام کے منّاد پہنچ گئے۔ اور وہاں یہ بابرکت بیج بویا جس کے شیریں پھلوں سے قوموں نے بے شمار برکتیں حاصل کیں۔

لفظی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس کے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

الفاظ کو ایسا باربط بنایا ہے کہ اس ضخیم کتاب کو یاد کرنا
ناممکن نہیں رہا۔ اور مسلمانوں کے قلوب میں اس کی ایسی
محبت ڈالی کہ ہر سچے مومن کے دل میں یہ تڑپ ضرور
ہوتی ہے کہ میں اسے حفظ کروں۔ پھر یہ کہ اگر سارا نہیں
تو اس کی کچھ آیات ضرور حفظ کروں۔ اور آج کرۂ ارض
پر لاکھوں نہیں کروڑوں مسلمان ایسے موجود ہیں جو قرآن
کے ایک اچھے خاصے حصے کو اپنے سینوں میں محفوظ کئے
ہوئے ہیں۔

لیکن کیا ہی خوش بخت وہ انسان ہیں جنہوں نے
اس سارے کلام کو اپنے سینے میں محفوظ کیا۔ اور خدا کے ساتھ
اس کی اس پیشگوئی میں شامل ہو گئے کہ "ہم ہی اس کی
حفاظت کریں گے۔"

ہر احمدی نوجوان اس ایمان پر علی وجہ البصیرت
قائم ہے کہ آج اسلام کی ترقی احمدیت کے ساتھ وابستہ
کر دی گئی ہے۔ اور یہ منہ کا دعویٰ نہیں بلکہ چار دانگ
عالم میں مبلغین احمدیت کی روحانی یلغار اس بات کا عملی
ثبوت دے رہی ہے کہ مستقبل قریب میں اسلام اقوام
عالم میں سربلند ہوگا اور دنیا کی قومیں محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے روحانی جھنڈے تلے امن کا سانس
لیں گی۔

راقم الحروف نے یہ بات کچھ تکلیف کے ساتھ
محسوس کی ہے کہ قرآن کو لفظی طور پر حفظ کرنے میں احمدی
نوجوانوں کو جس سرگرمی سے حصہ لینا چاہیئے تھا وہ نہیں
لیا گیا۔ میں چاہتا ہوں کہ خدا کرے میرا یہ گمان غلط ہو۔
لیکن میرے گرد و پیش کے حالات کچھ ایسے ہی ہیں کہ
میں نے محسوس کیا ہے کہ نوجوانوں میں حفظِ قرآن کا ذوق
کچھ ایسا نمایاں نہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ ہمارے محلّے کے
نوجوانوں میں سے، ہمارے شہر کے نوجوانوں میں سے، پھر
علاقے کے نوجوانوں میں سے ایک معقول تعداد ایسی ہوتی
جن کے سینوں میں خدا کی یہ برکت محفوظ ہوتی لیکن یہ کمی
نمایاں طور پر محسوس ہوتی ہے۔ یہ بات میں اُن نوجوانوں
سے بھی عرض کرتا ہوں جو اس کا شوق رکھتے ہوں کہ وہ
قرآن کو حفظ کریں، وہ ضرور کریں۔ اور پھر ایسے نوجوانوں
سے بھی عرض کرتا ہوں جن کے بچے اب قرآن پڑھنے یا
حفظ کرنے کی عمر کو پہنچ رہے ہیں وہ اپنے بچوں کو حفظِ قرآن
کا چسکا لگائیں۔

یہ دنیا فانی ہے۔ ایک انسان کی اوسط عمر پچاس
ساٹھ سال سے زائد نہیں۔ کھانے اور کمانے کی فکر تو دنیا
کا ہر فرد ہی کرتا ہے لیکن احمدی نوجوانوں کے فرائض
آج دوسروں سے بالکل جداگانہ ہیں۔ اسلام کی
سربلندی کا ٹھیکہ آج احمدی نوجوان لے چکا ہے اور
اس کو نبھانا اب اس کا فرض ہے۔ حفظِ قرآن خدا کا وعدہ
ہے۔ خدا اپنے وعدوں کا بہت سچا ہے تو کیوں نہ
احمدی نوجوان بھی اس وعدہ کو پورا کر کے اس کی برکات
میں سے حصہ لے؟

اگر اس کی طرف سے کوتاہی کی گئی تو خدا تو بہرحال
اپنا وعدہ پورا کرے گا اور ضرور کرے گا۔ اور خدا اس
دن سے ہم کو بچائے کہ ہمارے مولا کی رحمتوں اور برکتوں
کے وارث کوئی اور لوگ ہو جائیں +

Digitized By Khilafat Library Rabwah

دار الہجرت ربوہ اور قادیان کے متعلق خدائی اشارات

(ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب۔ ربوہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ میں پیدا فرمایا اور خانہ کعبہ روئے زمین کے مسلمانوں کا قبلہ اور دارِ حج قرار پایا۔ اشاعتِ اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے مدینہ منورہ کو ابتدائے اسلام میں مرکز بنایا مگر آخرین منھم کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قادیان میں مبعوث فرما کر قادیان کو اشاعتِ اسلام کا مرکز تجویز فرمایا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:۔

سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا

(بنی اسرائیل آیت نمبر ۱)

ترجمہ:۔ میں اس خدا کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں جو رات کے وقت اپنے بندے کو اس حرمت والی مسجد (مکہ معظمہ کی مسجد حرام) سے اس دور والی مسجد (ابتدائے اسلام میں مسجد نبوی مدینہ اور آخرین منھم کے زمانہ میں مسجد اقصیٰ قادیان) میں اس لئے لے گیا کہ تا ہم اسے اپنے بعض نشان دکھلائیں۔

اس آیہ کریمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیر مکانی جو ہجرت مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہوئی اور دوسری سیر زمانی جو ظلمتِ اسلام اور ضعفِ اسلام کے وقت میں مکہ معظمہ سے مدینۃ المسیح قادیان کی طرف ہوئی بیان فرمائی ہے۔ غرض اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے قادیان کو اشاعتِ اسلام کا مرکز قرار دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے ماتحت جماعت احمدیہ کے لئے ہجرت بھی مقدر تھی جو سنہ ۱۹۴۷ء میں تقسیمِ ہندوستان کے وقت ہمیں کرنی پڑی اور ربوہ (دار الہجرت) کو مرکز بنانا پڑا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبل از وقت اللہ تعالیٰ نے ان حالات کے متعلق خبر دی۔ جیسا کہ ۲۳ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء کو نماز فجر سے پیشتر حضرت اقدس علیہ السلام نے یہ رؤیا سنائی:۔

(۱) "میں کسی اور جگہ (مراد ربوہ ناقل) ہوں اور قادیان کی طرف آنا چاہتا ہوں۔ ایک دو آدمی ساتھ ہیں کسی نے کہا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

راستہ بند ہے۔ ایک بڑا بحر زخار چل رہا ہے۔ مَیں نے دیکھا کہ واقعہ میں کوئی دریا نہیں بلکہ ایک بڑا سمندر ہے جیسے سانپ چلا کرتا ہے۔ ہم واپس چلے آئے کہ ابھی راستہ نہیں۔ اور یہ راہ بڑا خوفناک ہے۔"

(۲) اُدپر والے الہام میں "اَور جگہ" یعنی ربوہ کا نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ۱۶ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اَور خواب میں دکھایا۔ جیسا کہ حضور فرماتے ہیں:۔

"ہم نے ایک خواب دیکھا کہ ایک سڑک ہے (لائلپور سے سرگودھا والی سڑک۔ ناقل) جس پر کوئی کوئی درخت ہے۔ اور ایک مقام دارا (فقراء کے تکیہ کا نام) کی طرح ہے۔ مَیں وہاں پہنچا۔ (جس جگہ کو ضلع گورداسپور میں تکیہ کہتے ہیں اُسے ضلع جھنگ میں "دارا" کہتے ہیں۔ جیسا کہ اس جگہ شہداء کی قبریں موجود تھیں اور ایک مجاور نے جھنگ کے ضلع میں اس دارا کو حاصل کرنے کے لئے درخواست بھی دی تھی جو مسترد ہوگئی۔ ناقل) مفتی محمد صادق صاحب میرے ساتھ ہیں۔ دو چار اَور دوست بھی ہمراہ ہیں۔ (حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کا مکان ربوہ میں ہے اور یہیں مدفون ہیں۔ ناقل) لیکن ان کے نام اور وہ حصہ خواب کا بھول گیا ہوں۔ آخر سڑک کا کنارہ آیا تو ایک مکان دیکھا جو میرا سکونتی مکان معلوم ہوتا ہے (فضل عمر ہسپتال سے حضرت صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی کوٹھی تک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سکونتی مکان برلب سڑک ہے۔ ناقل) لیکن چاروں طرف پھرتا ہوں۔ اس کا دروازہ معلوم نہیں ہوتا اور جہاں دروازہ تھا وہاں پختہ عمارت کی دیوار معلوم ہوتی ہے (اس مکان کی چار دیواری ربوہ کی پہاڑی سے بنتی ہے۔ اور اس پہاڑی کو لائلپور سرگودھا والی سڑک جہاں سے کاٹتی ہے وہ درہ حضرت مسیح موعودؑ کو دروازہ کی شکل میں دکھایا گیا۔ اور دونوں طرف کی پہاڑیوں کو پختہ عمارت کی دیوار دکھلایا گیا۔ ناقل) فضل النساء سفید کپڑے پہنے بیٹھی ہے اور اس کے ساتھ فضل بھی ہے۔ (حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی دایہ فضل النساءؓ ایک کشمیری عورت تھیں۔ اور عورت سے مراد علم تعبیر میں خوبصورت شہر بھی ہے۔ اور ساتھ ہی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ بھی ہیں۔ ناقل) فضل کی ایک انگلی پر خفیف سا زخم ہے۔ جس سے وہ روتا ہے۔ (زخم کی تعبیر نقصان مال ہے۔ جیسا کہ حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو قادیان سے ہجرت کر کے نقصان اٹھانا پڑا۔ ناقل) فضل نے آ کر ایک ستون جیسی دیوار کو صرف ہاتھ ہی لگایا ہے کہ وہاں ایک دروازہ بڑے پھاٹک کی طرح ایسے کھل گیا ہے جیسے ایک پیچ دبانے سے بعض کلدار دروازے کھل جاتے ہیں۔ جب اس دروازہ کے اندر داخل ہوا تو کسی نے کہا "یہ دروازہ فضل الرحمان نے کھول دیا"۔

ربوہ میں ابتداء میں میٹھا پانی نہیں ملتا تھا اور زمین کے نیچے چٹان تھی۔ آخر حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کو الہام ہوا ؎

جاتے ہوئے حضور کی تقدیر نے جناب
پاؤں کے نیچے سے مرے پانی بہا دیا

Pump والی جگہ Bore کیا گیا اور "ستون جیسی دیوار" سے میٹھا پانی نکل آیا۔ اور ربوہ کی آبادی کے سامان ہو گئے۔

"ساتھ ہی ۱۹؍اپریل سنہ ۱۹۰۴ء کو الہام ہوا من دخلہٗ کان اٰمنًا۔ ترجمہ۔ جو اس میں داخل ہوگا خطرات سے محفوظ ہو جائیگا۔

اسی رات ۱۹؍اپریل سنہ ۱۹۰۴ء کو فرمایا کہ مَیں اپنی جماعت کے لئے (غالباً ربوہ۔ ناقل) اور قادیان کے لئے دعا کر رہا تھا تو یہ الہام ہوا (۱) زندگی کے فیشن سے دُور جا پڑے ہیں۔ (۲) فَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا۔ (پس پیس ڈال ان کو خوب پیس ڈالنا) فرمایا میرے دل میں آیا کہ اس پیس ڈالنے کو میری طرف کیوں منسوب کیا گیا ہے۔ اتنے میں میری نظر اس دعا پر پڑی جو ایک سال ہوا بیت الدعا پر لکھی ہوئی ہے۔ اور وہ دعا یہ ہے یاربِّ فاسمع دُعائی و مزِّق اعدائک واعدائی وانجِز وعدک وانصر عبدک واَرِنا ایامک وشهّر لنا حسامک ولا تذر من الکافرین شریراً۔ ترجمہ۔ اے میرے رب میری دُعا کو قبول فرما اور اپنے دشمنوں اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنے وعدہ کو پورا فرما۔ (یہ وعدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الہام ۲۴؍مئی سنہ ۱۸۹۷ء میں بیان فرمایا ہے کہ "انّ الّذی فرض علیک القراٰن

Digitized By Khilafat Library Rabwah

لرآدّك الی معاد - ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام "وہ خدا جس نے خدمتِ قرآن تجھے سپرد کی ہے پھر تجھے قادیان میں واپس لائیگا" تذکرہ صفحہ ۲۹۵ ایڈیشن اوّل)

ہماری دعا ہے کہ یا الٰہی اپنے بندہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی مدد فرما اور ہمیں وہ دن دکھا جو عالمِ کباب کے زمانہ میں دشمن تباہ ہو - اور حضرت بشیر الدولہ کے ہاتھ پر اسلام کی فتح ہو - اور ہمارے لئے خود تبر چلا یعنی اپنے فرشتوں سے ہماری مدد فرما جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ؎

دل نکل جاتا ہے قابو سے یہ مشکل سوچ کر
اے مری جاں کی پناہ فوجِ ملائک کو اُتار

اور شریر کافروں میں سے کوئی بھی باقی نہ رہے - جو تباہ ہونے کے لائق ہیں تباہ ہوں اور جو ہدایت پانیوالے ہیں ہدایت پا جائیں - آمین -

پھر فرمایا :-

"اس دعا کو دیکھنے اور اس کے الہام ہونے سے معلوم ہوا کہ یہ میری دُعا کی قبولیت کا وقت ہے -"

پھر فرمایا :-

"ہمیشہ سے سُنّت اللہ اسی طرح چلی آتی ہے کہ اس کے ماموروں کی راہ میں جو لوگ روک ہوتے ہیں ان کو مٹا دیا کرتا ہے - خدا تعالےٰ کے بڑے فضل کے دن ہیں - ان کو دیکھ کر خدا تعالےٰ کی ہستی پر یقین بڑھتا ہے کہ وہ کس طرح ان امور کو ظاہر کر رہا ہے -"

پھر فرمایا :-

"اس کے بعد رؤیا ہوئی :- ایک عورت قرآن پڑھ رہی ہے - اس سے اپنی جماعت کی نسبت تفاؤل کی نیت سے پوچھا کہ پہلی سطر یہ اوّل کیا لفظ ہے - تو اس نے کہا کہ غفورٌ رحیم - مَیں نے سمجھا یہ جماعت کے لئے ہے -"

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ باوجود جماعت کی کوتاہیوں اور غفلت کے اپنی صفت غفورٌ رحیم سے کام لیتے ہوئے جماعتی وعدے پورے فرما دے گا - انشاء اللہ تعالےٰ -

"۲۶ر جولائی ۱۹۰۴ء بمقام گورداسپور رؤیا دیکھا کہ ہم قادیان گئے ہیں - اپنے دروازہ کے سامنے کھڑے ہیں - ایک عورت نے کہا - السلام علیکم - اور پوچھا کہ راضی خوشی آئے خیر و عافیت سے آئے ؟"

"۹ر نومبر ۱۹۰۲ء کو مَیں نے خواب میں دیکھا کہ قادیان کی طرف آتا ہوں - اور نہایت اندھیرا ہے اور مشکل راہ ہے اور مَیں رجماً بالغیب قدم مارتا جاتا ہوں اور ایک غیبی ہاتھ مجھ کو مدد دیتا جاتا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہے۔ یہاں تک کہ مَیں قادیان میں پہنچ گیا۔ اور جو مسجد سکھوں کے قبضہ میں ہے وہ مجھ کو نظر آئی۔ پھر مَیں سیدھی گلی میں جو کشمیریوں کی طرف سے آتی ہے چلا۔ اس وقت مَیں نے اپنے تئیں ایک سخت گھبراہٹ میں پایا۔ کہ گویا اس گھبراہٹ سے بے ہوش ہوتا جاتا ہوں۔ اور اس وقت بار بار ان الفاظ سے دُعا کرتا ہوں کہ ربّ تجلّ۔ ربّ تجلّ۔ ترجمہ۔ اے میرے رب تجلّی فرما۔ اے میرے رب تجلّی فرما۔ اور ایک دیوانہ کے ہاتھ میں میرا ہاتھ ہے۔ وہ بھی ربّ تجلّ کہتا ہے۔ اور بڑے زور سے مَیں دُعا کرتا ہوں۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک شعر ہے

اِس جہاں کو چھوڑنا ہے تیرے دیوانوں کا کام
نقد پا لیتے ہیں وہ اور دوسرے اُمیدوار

پھر فرمایا:۔

"اور اس سے پہلے مجھ کو یاد ہے کہ مَیں نے اپنے لئے اور اپنی بیوی کے لئے اور اپنے لڑکے محمود کے لئے بہت دُعا کی ہے۔ پھر مَیں نے دو کُتّے خواب میں دیکھے۔ ایک سخت سیاہ (روس ناقل) ایک سخت سفید (امریکہ۔ ناقل) اور

ایک شخص (ملائکۃ اللہ۔ ناقل) ہے کہ وہ کُتّوں کے پنجے کاٹتا ہے۔ پھر الہام ہوا کُنتم خیرَ اُمّۃٍ اُخرِجَت لِلنّاس۔ قد جاء وقت الفتح والفتحُ اقرب۔ تم بہترین اُمّت ہو جو لوگوں کے فائدہ پہنچانے کے لئے نکالی گئی ہے۔ فتح کا وقت آگیا۔ اور فتح بہت قریب ہے۔"

مارچ ۱۹۰۶ء:۔

"قہری تجلّی ہوگی۔ وقت کو پالے۔ قہر الٰہی کی تجلّی ہے۔ دشمن ہلاک ہوگیا۔ آج مبارک دن ہے۔" (یہ اشارہ اس دعا کی طرف ہے۔ "یہ روز کرمبارک سبحان من یرانی" ناقل)

تذکرہ صفحہ ۶۹۱:۔

"مَیں ایک تازہ نشان ظاہر کروں گا جس میں فتح عظیم ہوگی۔ وہ عام لوگوں کے لئے ایک نشان ہوگا۔ اور خدا کے ہاتھوں سے اور آسمان سے ہوگا۔ چاہیئے کہ ہر ایک آنکھ اس کی منتظر رہے۔ کیونکہ خدا اس کو عنقریب ظاہر کرے گا۔ تا وہ یہ گواہی دے کہ یہ عاجز جس کو تمام قومیں گالیاں دے رہی ہیں اس کی طرف سے ہے۔ مبارک وہ جو اس سے فائدہ اٹھائے۔"

۲ جون ۱۹۰۱ء۔ تذکرہ صفحہ ۴۲۲ حضرت مسیح موعود

Digitized By Khilafat Library Rabwah

علیہ السلام فرماتے ہیں:۔
"مَیں نے دیکھا کہ رات کے وقت مَیں ایک جگہ بیٹھا ہوں اور ایک اَور شخص میرے پاس ہے۔ تب مَیں نے آسمان کی طرف دیکھا تو مجھے نظر آیا۔ کہ بہت سے ستارے آسمان پر ایک جگہ جمع ہیں۔ تب مَیں نے ان ستاروں کو دیکھ کر اور انہی کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ "آسمانی بادشاہت"۔ پھر معلوم ہوا کہ کوئی شخص دروازہ پر ہے اور کھٹکھٹاتا ہے۔ جب مَیں نے دروازہ کھولا تو معلوم ہوا کہ ایک سودائی ہے جس کا نام میراں بخش ہے۔ (میراں فارسی میں سردار کو کہتے ہیں۔ ناقل) اس نے مجھ سے مصافحہ کیا اور اندر آگیا۔ اس کے ساتھ بھی ایک شخص ہے مگر اس نے مصافحہ نہیں کیا۔ اور نہ وہ اندر آیا۔" اس کی بعد میں مَیں نے تعبیر یہ کی کہ آسمانی بادشاہت سے مراد ہمارے سلسلہ کے برگزیدہ لوگ ہیں جن کو خدا زمین پر پھیلا دیگا۔
...... پھر الہام ہوا۔ لا تخف إنّ اللّٰہ معنا۔ گویا مَیں کسی دوسرے کو تسلی دیتا ہوں کہ تو مت ڈر۔ خدا ہمارے ساتھ ہے۔"

اس حصہ میں جو حضورؑ نے فرمایا ہے کہ "مَیں کسی دوسرے کو تسلی دیتا ہوں" یہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ ہی ہیں۔

ہمیں اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر پورا یقین ہے کہ وہ ہمیں مرکز قادیان میں دوبارہ لے جاوے گا۔ مگر اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ دعائیں کی جائیں۔ جیسا کہ حضورؑ فرماتے ہیں:۔
(۱) رب تجلّ۔ (۲) رب فاسمع دعائی ومزّق اعدائك واعدائي وانجز وعدك۔ وانصر عبدك وارنا ایامك وشهر لنا حسامك ولا تذر من الكافرين شريرًا۔ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے نبی حضرت آدمؑ کے زمانہ میں بھی ورق الجنۃ یعنی جنت کے نوجوانوں نے بھی جو قوم کی ریڑھ کی ہڈی کہلاتے ہیں مدد کی تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری بھی چند ایک نوجوان تھے جن کی قربانیوں سے رومی بادشاہ عیسائی ہوا اور ساری رومن قوم عیسائی ہوگئی۔ اب بھی خدام الاحمدیہ کے قیام سے یہی غرض ہے کہ وہ بھی اپنی جگہ پر باقاعدہ نمازوں میں اور تہجد کے نوافل میں مجموعی طور پر دعائیں کریں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق گزشتہ نوشتوں سے یہی پتہ چلتا ہے کہ آپکو اور آپکی جماعت کو دعا کا حربہ دیا جائیگا۔ سو نوجوانوں کو اپنے تیر سحر سے عرش الہٰی کو ہلا دینا چاہیئے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی وہ تقدیریں جن کا اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ فرمایا ہے جلد جاری ہوں اور وہ وعدے جو حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ کے عہد مبارک میں مقدر ہیں وہ جلد پورے ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کو پوری صحت بخشے اور اسلام اور احمدیت کو ساری دنیا پر غالب فرمائے۔ آمین۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

عیسائیت اور احمدیت کا تاریخی موازنہ!

بانیٔ احمدیت کا زرّیں کارنامہ

(شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ شام و لبنان)

یہ ایک ناقابلِ فراموش تاریخی حقیقت ہے کہ جب مؤسس احمدیت حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی بعثتِ مبارکہ ہوئی تو اس وقت عیسائیت نے اسلام، بانیٔ اسلام اور قرآن کریم کے خلاف مسموم فضا پیدا کر رکھی تھی۔ یہاں تک کہ مسلمانوں کے قلوب میں بھی اسلام کے خلاف مختلف شکوک اور شبہات پیدا ہو رہے تھے۔ عیسائی منادوں نے ہندوستان کے ہر شہر اور قریہ میں اپنا تبلیغی جال بچھا رکھا تھا۔ یورپ کے مختلف ممالک میں پادریوں کو منتخب کر کے ہندوستان خاص طور پر بھیجا جاتا تا اس ملک کے لوگوں کو عیسائی بنایا جا سکے۔ چنانچہ عیسائیت کے اندرونی مقاصد صرف اس اقتباس سے ہی ظاہر ہیں جو "Short History of India" مطبوعہ کیمبرج یونیورسٹی پریس صفحہ ۱۷۵ و ۱۷۶ میں لکھا ہے:۔

"خدا تعالیٰ نے اپنی مشیت کے مطابق ہندوستان کو برطانیہ کے ہاتھ میں اسلئے دیا کہ اس ملک کے لوگ عیسائی بنائے جا سکیں۔"

پھر مشہور کتاب "The Missions" میں لکھا ہے:۔

"مشرقی مذاہب میں جو چیز سب سے زیادہ قیمتی ہے۔ اس کو از سرِ نو تازہ کرنے کی کوشش اس یقین کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے کہ ایک ہستی یہاں ایسی موجود ہے جو محمدؐ، بدھ، ہندو اور گورو نانک سے بڑی ہے۔ کیا تم الگ ایک طرف رہو گے اور اس فتح میں حصہ نہ لو گے ..... ہم جانتے ہیں کہ دنیا میں ایک ہی چیز ہے جو انسانی روح کو اطمینان بخش سکتی ہے یعنی یسوع مسیح کے ذریعہ خدا کی محبت ..... دشمنوں کے ساتھ لاپرواہی برتنا اپنے آپکو بہت بڑا نقصان پہنچانا ہے۔"

(دی مشنز ص ۱۵۷)

ہر عیسائی پادری اور گرجا کے پیچھے ایک ایسی طاقت کام کر رہی تھی جو نہ صرف حوصلہ افزائی کا باعث تھی بلکہ مشن کے استحکام کا غیر معمولی براہِ راست ذریعہ بھی تھا۔ ہندوستان میں عیسائیت کے استحکام میں جن بڑے بڑے گورنروں اور ذمہ دار افسروں نے کام کیا ہے ان میں قابلِ ذکر لارنس، منٹگمری، میکلوڈ، ٹیلو، اینل

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ایڈورڈ ہیں۔ یہ وہ انگریز عیسائی ہیں جن کے نام پر آج بھی اس ملک میں ہسپتال اور سڑکیں موجود ہیں۔ ان گورنروں نے اپنے زمانہ میں سرزمین ہند میں گرجوں کا جال پھیلا دیا تھا۔ عیسائیوں کو بڑے بڑے عہدوں سے نوازا گیا اور ان کو ہر محکمہ میں ترجیح دی جاتی تھی۔ اسوقت کی کتب کی ورق گردانی سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے سارا ہندوستان قریب تھا کہ آغوشِ عیسائیت میں آجاتا اور اسلام اس ملک سے رخصت ہو جاتا۔ چنانچہ پنجاب کے مشہور گورنر چارلس ایچی سن نے ۲۱ نومبر ۱۸۸۳ء کو بمقام بٹالہ مشن چرچ کا سنگِ بنیاد رکھا۔ ۱۸۸۸ء میں عیسائی مشنریوں کے اجلاس میں عیسائیت کی ترقی کے متعلق اظہار کرتے ہوئے کہا گیا :-

"جس رفتار سے ہندوستان کی
معمولی آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے
اس سے چار پانچ گنا زیادہ تیز رفتاری
سے عیسائیت اس ملک میں پھیل رہی
ہے اور اس وقت ہندوستانی عیسائیوں
کی تعداد دس لاکھ کے قریب پہنچ چکی ہے۔"

نہ صرف یہ بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ ان مذہبی سرگرمیوں اور مساعی کے پیچھے خالصۃً سیاسی جذبہ و مقاصد بھی پنہاں تھے۔ چنانچہ لارڈ لارنس نے ایک دفعہ بڑے طمطراق سے کہا :-

"کوئی چیز بھی ہماری سلطنت کے
استحکام کا اس امر سے زیادہ موجب
نہیں ہو سکتی کہ ہم عیسائیت کو ہندوستان
میں پھیلا دیں۔" (لارنس لائف جلد دوم ۳۱۳)

انگلستان کے وزیر اعظم لارڈ پامرسٹن نے اعلان کیا :-

"ہمارا مفاد اس امر سے وابستہ
ہے کہ ہم عیسائیت کی تبلیغ کو جہاں تک
بھی ہو سکے فروغ دیں اور ہندوستان
کے کونے کونے میں اس کو پھیلا دیں۔"

(The Missions)

میرے ایک لبنانی دوست پروفیسر ڈاکٹر عمر فروخ جو کئی کتب کے مصنف ہیں آپ نے کچھ عرصہ ہوا ایک کتاب "الاستعمار فی الشرق العربی" شائع کی ہے۔ جس میں آپ نے اس قسم کے صدہا اقتباسات عیسائیوں کی اپنی کتب سے عربی زبان میں ترجمہ کر کے حقیقتِ بالا کو الم نشرح کیا ہے۔ ان حقائق بالا اور کوائف مذکورہ کے نتیجہ میں عیسائی پادری اس امر کا یقین کر چکے تھے کہ دنیا کا آئندہ مذہب عیسائیت ہو گا۔ بعض تعلیم یافتہ مسلم زعماء اسلام کی ترقی اور سربلندی سے مایوس ہو چکے تھے۔ اوّل تو مسلمانوں کی طرف سے کوئی ایسا لٹریچر ہی موجود نہ تھا جو اس خطرہ کا سدِّ باب کر سکتا۔ اور اگر تھا بھی تو اس کی اشاعت سے مسلم عوام خائف تھے۔ سیاسی زعماء کو اپنے سیاسی اقتدار کے فقدان کا احساس تھا۔ بلکہ اسکے برعکس ہندوستان میں عیسائیت نے اس قسم کے رفاہِ عامہ اور سوشل کام کئے ہیں کہ ان کاموں نے بھی کافی حد تک عیسائیت کی اشاعت میں کام کیا ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ بڑے بڑے اہم اور مشہور ہسپتالوں اور تعلیمی مراکز کی قیادت و ادارت جن اشخاص کو سونپی گئی تھی وہ سب کے سب پادری تھے اور ان کا اوّلین مقصد در اصل اشاعتِ عیسائیت تھا۔ ہسپتالوں میں بیماروں کے سامنے انجیل کا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وعظ کیا جاتا ۔ کالجوں میں انجیل کا درس ہوتا جس میں مسلم طلباء کو بھی شریک ہونا پڑتا ۔ اور تو اور ان ہسپتالوں اور تعلیمی درسگاہوں میں باقاعدہ گرجے تعمیر کرائے گئے ۔ جن میں لیل و نہار اس عقیدہ کی اشاعت کی جاتی ۔ کہ ہمارا یسوع مسیح آسمان پر زندہ ہے ۔ اس کے نزول کے ساتھ دنیا کی نجات وابستہ ہے ۔ اس عقیدہ کی اشاعت دنیا کی ہر زبان میں کی گئی اور اس سلسلہ میں جملہ وسائل کو اختیار کیا گیا ۔

(۲)

عیسائیت کا تبلیغی اور اساسی محور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت ہے ۔ ان کا عقیدہ ہے کہ یسوع مسیح آسمان پر زندہ ہیں ۔ الوہیت مسیح کے اثبات میں ہزاروں نہیں، لکھو کھا بھی نہیں بلکہ ان گنت صفحات سیاہ کر دیئے گئے ۔ مؤسس احمدیت حضرت مرزا غلام احمدؑ صاحب قادیانی علیہ السلام نے اپنی مختلف کتب میں اس عقیدہ کو پاش پاش کرتے ہوئے عیسائیت پر کاری ضرب لگائی ۔ اس کے ساتھ ہی عیسائی صاحبان الزامی جواب دیتے ہوئے یہ بھی کہا کرتے تھے کہ بعض مسلم علماء کا بھی یہ عقیدہ ہے ۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں ۔ مگر خدا تعالیٰ کی قدرت آج چوٹی کے بڑے بڑے علماء اور مشاہیر اسلام بانیٔ احمدیت کی تحقیق وفاتِ مسیح سے متفق ہو رہے ہیں ۔ مصر اور ازہر کے علماء نے آج علی الاعلان یہ فتویٰ دیا ہے کہ بلاشبہ حضرت عیسیٰؑ وفات پا چکے ہیں ۔ چنانچہ ازہر یونیورسٹی کے موجودہ رئیس الاستاذ محمود شلتوت ۔ سابق شیخ الازہر الاستاذ مصطفیٰ مراغی ۔

مفتیٔ مصر الاستاذ رشید رضا مرحوم ۔ استاذ محمد عبدہ مرحوم وغیرہم نے اپنی تفاسیر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحقیق سے اتفاق کیا ہے اور اس سلسلہ میں بڑی شجاعت و جرأت کا اظہار کیا ہے ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

> "ان کے مذہب (عیسائیت) کا ایک ہی ستون ہے اور وہ یہ ہے کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے ۔ اس ستون کو پاش پاش کر دو پھر نظر اٹھا کر دیکھو کہ عیسائی مذہب دنیا میں کہاں ہے ۔ چونکہ خدا تعالےٰ بھی چاہتا ہے کہ اس ستون کو ریزہ ریزہ کر دے اور یورپ اور ایشیا میں توحید کی ہوا چلا دے ۔ اس لئے اس نے مجھے بھیجا ہے اور میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے ۔"
>
> (ازالہ اوہام ص۳۰۲)

بانیٔ احمدیت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حیاتِ مسیح کے مسئلہ کی جملہ جزئیات پر بحث کر کے اس عقیدہ کو دلائل مختلفہ اور براہین متنوعہ سے دنیا پر یہ ثابت کر دیا ہے کہ اگر مسیح مرتا ہے تو اس کو مرنے دو کیونکہ اسلام کی حیات دراصل مسیح کی وفات سے وابستہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہے۔ اس سلسلہ میں حضورؑ نے اپنے زمانۂ حیات میں عیسائیوں سے مناظرات بھی فرمائے۔ کئی کتب بھی تحریر کیں۔ مگر اس سلسلہ میں آپ کا مایۂ ناز تاریخی کارنامہ وہ عظیم الشان تصنیف ہے جس کا نام آپ نے "مسیح ہندوستان میں" رکھا۔ اس کتاب میں از روئے عقل و نقل و تاریخی شواہد کے آپ نے بیان فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام "وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم" کے قرآنی نظریہ کے مطابق صلیب سے زندہ ہی اُتار لئے گئے تھے۔ صلیب سے بچ کر آپ بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل کی تلاش میں ہندوستان تشریف لائے اور آپ کی وفات سرینگر کشمیر میں ہوئی۔

مصر کے مشہور محقق اور مؤرخ استاذ عباس عقاد، مفتی مصر الاستاذ رشید رضا، مصر کی مشہور علمی شخصیت ڈاکٹر احمد زکی ابو شادی نے بانیٔ احمدیت کی اس تحقیق کو تسلیم کیا ہے اور بطور استشہاد کے اس نظریہ کی تصدیق کی ہے کہ وہ عظیم الشان تحقیق تھی جس نے قصرِ عیسائیت کی بنیادوں کو لرزا دیا۔ اور خود اس خطرہ کا اظہار سنہ ۱۸۹۴ء میں بمقام لندن ایک مذہبی عالمی کانفرنس میں لارڈ بشپ آف گلوسٹر ریورنڈ چارلس جان ایلی کوٹ نے یوں کیا:-

"اسلام میں ایک نئی حرکت کے آثار نمایاں ہیں۔ مجھے ان لوگوں نے جو صاحبِ تجربہ ہیں بتایا ہے کہ ہندوستان کی برطانوی مملکت میں ایک نئی طرز کا اسلام ہمارے سامنے آرہا ہے اور اس جزیرے میں بھی کہیں کہیں اس کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں۔ ...... یہ اُن بدعات کا سخت مخالف ہے جن کی بناء پر محمدؐ کا مذہب ہماری نگاہ میں قابلِ نفریں قرار پاتا ہے۔ اس نئے اسلام کی وجہ سے محمدؐ کو پھر وہی پہلی سی عظمت حاصل ہوتی جارہی ہے۔ یہ نئے تغیرات بآسانی شناخت کئے جاسکتے ہیں۔ پھر یہ نیا اسلام اپنی نوعیت میں مدافعانہ ہی نہیں بلکہ جارحانہ حیثیت کا بھی حامل ہے۔ افسوس ہے تو اس بات کا کہ ہم میں سے بعض کے ذہن اس کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔"

(The official report of the missionary conference of the Anglican communion 1894 P. 64)

یہ وہ واضح اعتراف ہے کہ جس کے ذریعہ عیسائیت نے احمدیت کی فضیلت و قوت کو تسلیم کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کے حسین چہرہ کو مختلف وسائل سے دُنیا کے سامنے پیش
کیا جس کے نتیجہ میں پادریوں نے یہ محسوس کیا کہ ہماری سابقہ
تبلیغی مساعی کو نہ صرف صدمہ پہنچا ہے بلکہ بانی احمدیت
علیہ السلام نے عیسائیت کے خلاف اس قسم کا میاب اور
دائمی لٹریچر چھوڑا ہے جو عیسائی عقائد کی بیخ کنی کے لئے
مؤثر ہے۔ چنانچہ اس امر کا اعتراف حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کی وفات پر اخبار وکیل امرتسر نے یوں کیا۔

"میرزا صاحب کا لٹریچر جو
مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ
پر اُن سے ظہور میں آیا قبولِ عام
کی سند حاصل کر چکا ہے۔
اور اس خصوصیت میں وہ کسی
تعارف کے محتاج نہیں۔ اس
لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ
وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے ہمیں
دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے اسلئے
کہ وہ وقت ہرگز لوحِ قلب سے
نسیاً منسیاً نہیں ہوسکتا جبکہ اسلام
مخالفین کی یورشوں میں گھر چکا تھا۔"

پھر یہی اخبار وکیل عیسائیت کے نفوذ کے متعلق رقمطراز
ہے کہ:۔

"ہماری مسیحی دنیا اسلام کی شمع
عرفانِ حقیقی کو سرراہِ منزل مزاحمت
سمجھ کر مٹا دینا چاہتی تھی۔ اور
عقل و دولت کی زبردست طاقتیں
اس حملہ آور کی پشت گری کے لئے
ٹوٹی پڑتی تھیں۔ اور دوسری طرف
ضعف مدافعت کا یہ عالم تھا کہ
توپوں کے مقابلہ پر تیر بھی نہ تھے
اور حملہ اور مدافعت دونوں کا
قطعی وجود ہی نہ تھا۔"

پھر بانی احمدیت کے متعلق تحریر کرتا ہے:۔

"مسلمانوں کی طرف سے وہ
مدافعت شروع ہوئی جس کا ایک
حصہ مرزا صاحب کو حاصل ہوا۔
اس مدافعت نے نہ صرف عیسائیت
کے اس ابتدائی اثر کے پرخچے
اُڑائے جو سلطنت کے سایہ
میں ہونے کی وجہ سے حقیقت
میں اس کی جان تھا اور ہزاروں
لاکھوں مسلمان اس کے اس
زیادہ خطرناک اور مستحق کامیابی
حملہ کی زد سے بچ گئے بلکہ خود
عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر
اُڑنے لگا......

غرض مرزا صاحب کی یہ
خدمت آنے والی نسلوں کو
گرانبارِ احسان رکھے گی کہ
انہوں نے قلمی جہاد کرنیوالوں
کی پہلی صف میں شامل ہو کر
اسلام کی طرف سے فرضِ
مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

یادگار چھوڑا جو اس وقت تک
کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ
خون رہے اور حمایتِ اسلام
کا جذبہ ان کے شعارِ قومی کا
عنوان نظر آئے قائم رہیگا"

(۳)

حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے آنیوالے مسیح کی خبر دیتے ہوئے فرمایا تھا "یکسر الصلیب" کہ اس کے کارہائے نمایاں میں سے ایک اہم کام کسرِ صلیب بھی ہوگا۔ انسان انگشت بدنداں ہو جاتا ہے کہ جب وہ نہ صرف ہندوستان میں بلکہ تمام دنیا میں عیسائیت کا غلبہ اور نفوذ دیکھتا ہے۔ مگر اب معاملہ برعکس ہے۔
آج بانیٔ احمدیت علیہ السلام کی اتباع میں فرزندانِ احمدیت نے تبلیغ اسلام کرتے ہوئے عیسائیت کے خلاف اتنا کامیاب، پُر اثر اور عظیم الشان محاذ قائم کیا ہے۔ کہ خود عیسائیت کے کیمپ میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ ان کا اپنا اعتراف ہے کہ ہمارے مشن بند ہو رہے ہیں، اسلام کا نفوذ بڑھ رہا ہے۔ اور یہ سب کچھ احمدیت کے ذریعہ ہو رہا ہے۔ آج فرزندانِ احمدیت نے مختلف ممالک میں قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں ترجمہ و تفسیر کے ذریعہ، عام اسلامی لٹریچر کے مہیا کرنے اور شائع کرنے سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ دنیا کا آئندہ مذہب عیسائیت نہ ہوگا بلکہ اسلام ہوگا۔
چنانچہ مختلف عیسائی فرقوں نے مشرقی افریقہ میں "Councils of Christian Churches" کی بنیاد رکھی ہے جس میں اس آمدہ خطرہ کا ازالہ کیا جائے گا۔ جو جماعت احمدیہ کی مساعی سے عیسائیت کو درپیش ہے۔ "Tanganyika Standard" یکم نومبر ۱۹۵۵ء تحریر کرتا ہے:۔

"عیسائیت کی گرفت افریقہ میں کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ ابتداء میں چرچ کو افریقہ میں جو مشکلات اٹھانی پڑیں۔ اس سے کہیں بڑھ کر کٹھن کام چرچ کو آجکل یہ درپیش ہے کہ وہ لوگوں کو عیسائیت پر کس طرح قائم رکھے۔"

سیرالیون کے متعلق ایک عیسائی ذمہ دار مبصر احمدیت کے متعلق تحریر کرتا ہے:۔

"اسلام کی شریعت بہت اعلےٰ اخلاقی اصولوں پر مبنی ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ مسیحیت اس کے مقابلہ پر شکست کھانے کے باوجود لڑتی رہے۔ لڑائی ابھی تک جاری ہے لیکن حال میں احمدیہ تحریک کی طرف سے جو کمک اسلام کو پہنچی ہے اور جو روکوپر (سیرالیون) کے علاقہ میں کافی مضبوطی سے قائم ہو چکی ہے وہ اسلام کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ شہر کامبیہ میں امریکن مشن کا بند ہو جانا بھی اسی کشمکش کا نتیجہ ہے۔"

اس قسم کی بہت سی آراء ہیں مگر خاکسار راقم نے بطور نمونہ صرف یہ چند ایک تحریر کی ہیں۔ ان آراء اور اقتباسات

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مذکورہ سے یہ غلط خیال اور وہم بھی باطل ہو جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ برٹش گورنمنٹ کے زیر سایہ کام کر رہی ہے اور اس کی ترقی و اشاعت میں انگریزی پالیسی کام کر رہی ہے۔ بلکہ یہ امر جو اب تاریخی حقیقت بن چکا ہے کہ صرف احمدیت اور صرف احمدیت نے ہی انگریز کے اس مذہبی منصوبہ کو خاک میں ملا دیا کہ آئندہ ہندوستان میں خصوصاً مذہب عیسائیت ہو اور اس کو فروغ دیا جائے۔

الغرض بانی احمدیت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ عیسائیت کو اپنی خطرناک سازش میں شکست فاش ہوئی ہے اور اس کا سہرا کلیۃً حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے سر پر ہے۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین ؛

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر نگرانی

سکھر میں احمدیہ لائبریری کا افتتاح

مکرم صوفی محمد رفیع صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ خیرپور ڈویژن اور مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ارشد شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ۱۷ جنوری سنہ ۱۹۶۰ء بروز اتوار سکھر میں مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر نگرانی احمدیہ لائبریری کا افتتاح فرمایا۔ کتب کی تعداد چار صد ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سلسلہ عالیہ کی کتب کے علاوہ دیگر مذاہب کی کتب بھی شامل ہیں۔ اس موقعہ پر تمام خدام اور مقامی بزرگان جماعت کے علاوہ غیر از جماعت احباب کو بھی مدعو کیا گیا۔ روہڑی کے خدام بھی تشریف لائے۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد خاکسار نے لائبریری کے قیام کا مقصد بیان کیا۔ پھر مکرم جمیل احمد صاحب نائب قائد نے شرائط لائبریری پڑھ کر سنائیں۔ بعدہٗ مکرم صوفی محمد رفیع صاحب نے لائبریوں کے فوائد پر روشنی ڈالی۔ پھر مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب نے احمدیہ لائبریری کی خصوصیت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق مختصر لیکن نہایت جامع تقریر فرمائی۔ آخر میں مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ارشد شاہد نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور کارناموں کو نہایت مدلل پیرایہ میں بیان فرمایا۔ (باقی کالم اول پر)

اس کے بعد غیر احمدی احباب کو جماعت کا لٹریچر دیا گیا۔ اور جملہ حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ تمام غیر احمدی احباب پر نہایت اچھا اثر ہوا۔ اور اس طرح یہ مبارک تقریب دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ خداوند کریم ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس لائبریری سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے روحانی علم میں اضافہ کر سکیں۔ اور پھر اس علم کے ذریعہ نیکیوں پر صحیح طور پر عمل پیرا بھی ہو سکیں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

خاکسار۔ منیر الدین احمد
قائد مجلس خدام الاحمدیہ سکھر

۲۰ فروری کی بشارت

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل)

پھر لبِ ساقی پہ ہے رازِ دلِ ہوشیار پور
انجمن آرا۔ دبستاں میں۔ وہ مستوری ہوئی

بادۂ گلرنگِ عرفاں آگیا پھر جوش میں
مستیاں بٹنے لگیں ہشیار مخموری ہوئی

نغمہ پیرا پھر ہوا ہے عندلیبِ خوشنوا
گلبنِ احمدؐ میں پھر پھولوں سے بھر پوری ہوئی

پھر پرِ پرواز پروانوں کے ہیں سرگرمِ سوز
پھر فروزاں معرفت کی شمعِ کافوری ہوئی

دیکھ لو احمدؐ کا فرزندِ گرامی ارجمند
حضرتِ حق میں دعا کی کیسی منظوری ہوئی

وہ علومِ ظاہری و باطنی بخشے گئے
جن سے حل ہر مشکلِ دیں معنوی و صوری ہوئی

کون ہو سکتا ہے وہ محمودِ احمدؐ کے سوا
چار سو عالم میں جس کی نیک مشہوری ہوئی

سجدہ ہائے شکر اکمل ہم بجا لائیں نہ کیوں
پیشگوئی مصلح موعود کی پوری ہوئی!

Digitized By Khilafat Library Rabwah

یادوں کے جو مہتاب ہیں گہنا نہیں سکتے

(نسیم سیفی صاحب - لیگوس)

ہم عیش و مسرت کو جو اپنا نہیں سکتے
واللہ کہ غم سے بھی تو گھبرا نہیں سکتے

ایمان کی دولت ہے دل و جاں کا سہارا
ہم دولتِ ایمان کو ٹھکرا نہیں سکتے

تاریکیٔ شب میں بھی ہر اک راہ ہے روشن
یادوں کے جو مہتاب ہیں گہنا نہیں سکتے

اب کشتِ محبت میں جو کچھ پھول کھلے ہیں
یہ ٹوٹ تو سکتے ہیں پہ مرجھا نہیں سکتے

آوارہ و بدنام نہ ہو جاؤ کہیں تم
دل ایک صنم ہی سے جو بہلا نہیں سکتے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ــــ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ
وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

ہمارا عہد

Digitized By Khilafat Library Rabwah

امام ہمام سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا وہ روح پرور عہد جو حضور نے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اٹھارھویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر خدام سے لیا۔ خدام کو یہ عہد ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہیئے اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو خدا، اس کے رسولؐ اور دینِ اسلام کے لئے وقف رکھنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

نور الحق انور

مہتمم اصلاح و ارشاد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

"اَشۡهَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِیۡكَ لَهٗ
وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ

ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فرض کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسولؐ کے لئے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافتِ احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔

اے خدا! تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اللّٰھم آمین۔ اللّٰھم آمین۔ اللّٰھم آمین"

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

رپورٹ یورپین مشنز

فروری سنہ ۱۹۶۰ء

(از جمیل الرحمٰن صاحب رفیق۔ بی۔ ایس سی)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہالینڈ

حافظ قدرت اللہ صاحب ہمارے یہاں کے مشنری ہیں

اس ماہ کی دو تاریخ انہوں نے "اسلام" کے موضوع پر Wageningen مقام پر طلبہ سے خطاب کیا۔ آپ کے لیکچر کے بعد طلبہ نے بعض سوالات پیش کر کے اسلام کے متعلق تبادلہ خیالات کیا۔ یہ پروگرام ایک گھنٹہ جاری رہا۔ Wageningen ہی میں ایک دفعہ پھر ہمارے مشنری کو طلبہ نے لنچ پر مدعو کیا۔ جہاں انہوں نے پچاس کے قریب طلبہ کے سامنے اسلام کے متعلق تقریر کی۔ سولہ تاریخ کو ہمارے مشنری نے Free Thinkers کے ایک گروپ میں Delft کے مقام پر تقریر کی۔ بعد میں کچھ بحث بھی ہوئی۔ نومسلم مسٹر Fundter نے بھی اس بحث میں حصہ لیا۔ اسی ماہ کی تیئیس تاریخ کو ہیگ کے پروٹسٹنٹ چرچ نے ہمارے مشنری کو تقریر کے لئے مدعو کیا۔ اس تقریر کے بعد واقعہ صلیب کے متعلق ایک دلچسپ بحث بھی ہوئی اگلے دن مسجد میں ایک وسیع پیمانے پر اجلاس ہوا۔ یہ اجلاس رمضان کے سلسلہ میں منعقد کیا گیا تھا۔ اس میں تین نو مسلمانوں نے تقاریر کیں۔ اس اجلاس کی تفصیلی رپورٹ پریس نے شائع کی۔ اس ماہ ایک پمفلٹ "ہالینڈ میں اسلام" پانچ سو کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ ستر آدمیوں نے ہماری ہالینڈ کی ماہانہ مطبوعات حاصل کیں۔ اسی ماہ یونائیٹڈ پریس فوٹوگرافر ہماری مسجد میں آیا۔ اور اس نے مسجد کی تصاویر لیں۔ ستائیس تاریخ سے قرآن مجید کا درس شروع کر دیا گیا۔

سوئٹزرلینڈ و آسٹریلیا

(شیخ ناصر احمد صاحب مسلم مشنری) اس ماہ ہمارے مشنری نے سوئٹزرلینڈ کے قصبہ Winterthur میں دس تاریخ کو International Club کے سامنے "اسلام اور عیسائیت" کے موضوع پر تقریر کی بعد میں چند سوالات کئے گئے۔ آپ نے ان کے تسلی بخش جوابات دئے۔ ۲۹ تاریخ کو اسی قصبہ کی "کمیونٹی ہاؤس" نے بھی آپ کو لیکچر کے لئے دعوت دی۔ ایک پادری صاحب نے اسلام کے متعلق ایک مضمون شائع کیا تھا۔ ہمارے مشنری نے اس کا جواب ایک روزنامہ میں شائع کرایا۔ مارچ کا "Der Islam" کا پرچہ شائع کیا گیا جس میں قیمتی مذہبی مضامین شامل تھے۔ اور اس کے ۱۵۰۳ پرچے لوگوں کو بھجوائے گئے۔ ایک روزنامہ نے

بھی ہمارا رسالہ منگوایا۔ دو اخباروں نے "رسالہ سورۂ کہف" کا مختصر طور پر ذکر کیا۔ تحریک جدید کے ۵۰ فیصدی وعدے وصول کئے گئے۔ اسٹھ تبلیغی خطوط لکھے گئے۔ جماعت کا ایک اجلاس بھی ہُوا۔

جرمنی و ڈنمارک

چوہدری عبد اللطیف صاحب ہمارے مشنری ہیں اور مرزا لطف الرحمٰن صاحب اسسٹنٹ ہیں۔ مسجد میں ماہانہ اجلاس منعقد کیا گیا۔ اسی ماہ ہمارے مشنری نے "اسلام اور عالمی تعلقات" کے موضوع پر ایک تقریر کی۔ تقریر کے بعد سامعین نے بعض سوالات کئے جن کے جوابات ہمارے مشنری نے دیئے۔ سامعین میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ بائیس تاریخ کو مسٹر اے ایم حسین کے ایک جرمن لیڈی سے نکاح کی تقریب پر ہمارے مشنری نے "اسلام میں عورت کا مقام" پر خطبہ دیا۔ اس موقعہ پر پریس فوٹوگرافر موجود تھے جنہوں نے اخبارات میں رپورٹ شائع کی دو نومسلم مرزا لطف الرحمٰن صاحب سے قرآن مجید سیکھ رہے ہیں۔ اسی ماہ مسجد فرینکفورٹ میں ایک اجلاس ہُوا جس میں پچاسی آدمیوں نے شرکت کی۔ سامعین کی کثرت کی وجہ سے جگہ تنگ ہوگئی۔ اسی ماہ ہمارے مشنری نے "اسلام اور عیسائیت" کے موضوع پر ایک تقریر کی۔ اور بعد میں متعدد سوالات کے جوابات دیئے۔ مسٹر عبد الشکور کنزے (جو ربوہ سے دینی تعلیم حاصل کرکے واپس اپنے ملک جرمنی تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں) نے بھی اس ماہ "سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن" میں Giessen یونیورسٹی میں "اسلام" کے موضوع پر تقریر کی۔ مسٹر کنزے ہی نے اسی ماہ Mainz یونیورسٹی میں بھی اسی موضوع پر تقریر کی اس اجلاس میں اڑھائی سو سامعین نے شرکت کی۔ ڈنمارک میں مسٹر اے ایس میڈسن نے بھی ایک تقریر کی اور Copenhagen کے ایک مشہور روزنامہ کو انٹرویو دیا۔ اس ماہ ہمارے مشنری نے ایک عیسائی میٹنگ میں بھی شرکت کی اور وہاں اسلام کی نمائندگی کی۔

اس ماہ ایک آدمی نے اسلام قبول کیا۔ الحمد للہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ضرور ملاحظہ فرمائیے

اگر اس خانہ میں سُرخ پنسل کے ساتھ × نشان ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ پرچہ آپ کی خدمت میں بطور نمونہ بھجوایا جا رہا ہے۔ اور آپ سے درخواست ہے کہ اپنے خدام بھائیوں، بیٹوں کے لئے رسالہ خالد جاری کرا کر ان کی صحیح اسلامی رنگ میں تربیت کرنے میں خدام الاحمدیہ کے ساتھ تعاون فرمائیں گے جس کی ذمہ داری سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خدام الاحمدیہ پر ڈالی گئی ہے۔

رسالہ کی سالانہ قیمت -/۵ روپے بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں۔ یا وی پی کرنے کی ہدایت فرمائیں۔!

معتمد
خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

لئن شکرتم لازیدنکم

(علم انعامی کی تقریب اور عزمِ نو)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سال گزشتہ (۱۹۵۸-۵۹ء) میں مجلس
خدام الاحمدیہ راولپنڈی نے میدانِ خدمت میں اپنا قدم
آگے بڑھانے کی جو حقیر کوششیں کیں اللہ تعالیٰ نے ان کو
شرفِ قبولیت بخشا اور محض اس کے فضل اور احسان سے
مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی امسال علم انعامی کی
مستحق قرار دی گئی اور اسے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ
کے دستِ مبارک سے یہ انعام لینے کی سعادت نصیب
ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس کامیابی کو شایانِ شان طور پر منانے کیلئے
مجلس نے ۱۲ فروری کو ایک پُروقار تقریب منعقد کی جس
میں مکرم امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی جناب میاں عطاء اللہ
صاحب ایڈووکیٹ، جناب صوفی رحیم بخش صاحب قائد مجلس
خدام الاحمدیہ (علاقائی) اور قائد مجلس مقامی مکرم جناب
مبارک احمد صاحب ایم۔ ایس سی نے خدام سے خطاب فرمایا۔

قائد علاقائی جناب صوفی رحیم بخش صاحب نے خدام
سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ علم انعامی جیتنے پر جہاں مجلس
راولپنڈی بجا طور پر فخر کر سکتی ہے وہاں اس کی ذمہ داری
بھی اسی نسبت سے دوچند ہو گئی ہے۔ آپ نے سورہ کوثر
کی تلاوت کرنے کے بعد یہ استنباط کیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف
سے ہر انعام کے بعد مومن کو عبادت اور قربانی میں
تیز تر قدم اٹھانے چاہئیں۔ آپ نے فرمایا۔ اس کامیابی کو
حاصل کر کے اس معیار کو قائم رکھنا بلکہ ذوقِ عمل میں ایک
بلند تر معیار پر پہنچنا ہمارا فرض ہو جاتا ہے۔ اور یہ فرض ہم
سے قربانی چاہتا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے اپنے
حلقۂ عمل کا جائزہ لیں اور ہر خلا کو پُر کرنے کی کوشش کریں۔

قائد مجلس مبارک احمد صاحب ایم۔ ایس سی نے فرمایا
کہ ہر کامیابی کے بعد ہمارے لئے صرف دو ہی راستے کھلے رہ
جاتے ہیں۔ یا تو شکر گزاری کا یا کفرانِ نعمت اور ناشکری کا۔
کوئی تیسری راہ اس کے سوا نہیں۔ ہر دو صورتوں میں اللہ تعالےٰ
کے قانون کا اطلاق ہم پر ہونا لازمی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ
کا قانون یہ ہے کہ:۔

لئن شکرتم لازیدنکم ولئن
کفرتم ان عذابی لشدید۔

آپ نے فرمایا اس انعام کو پا لینے کے بعد ہمیں ہر دم
ڈرتے رہنا چاہیئے کہ کہیں اللہ تعالےٰ کے حضور ناشکر گزار
نہ گردانے جائیں۔ حقیقی شکر گزاری یہی ہے کہ ہم اپنے اعمال

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کے لحاظ سے اپنے آپ کو اس نعمت کے مستحق ثابت کریں۔ اس کے لئے پیہم جد و جہد کی ضرورت ہے۔ ابھی جو عہد اللہ تعالیٰ کے حضور ہم نے باندھا ہے وہ تقاضا کرتا ہے کہ ہم اپنے اندر ایک نئی تبدیلی پیدا کریں۔ اور اپنے جذبات و احساسات، وقت اور مال کی قربانی دیتے ہوئے اس مقدس امانت کی حفاظت کریں جو اس عہد کے ذریعے ہمارے سپرد ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم ہمیشہ اس علَم کو اونچا رکھ سکیں۔

آخر میں مکرم جناب امیر صاحب نے حاضرین، جملہ خدام اور کارکنان سے خطاب کیا۔ آپ نے مجلس کے کارکنان کی آپس میں محبت اور اتحاد کے جذبات کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ مجھے ہمیشہ ان نوجوانوں کے جذبۂ عمل سے خوشی ہوتی ہے۔ جماعت کے معمر حصہ کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔ اور ہمیشہ اس فکر میں لگے رہنا چاہیئے کہ وہ احمدیت کا ورثہ صحیح طور پر اپنی اولادوں تک منتقل کریں۔ اس ضمن میں ذرا سی سستی بھی جماعتی ترقی کے لئے مہلک ثابت ہو سکتی ہے۔

اس تقریب کا اختتام دعا پر ہوا۔ عصر کی نماز کے بعد خوشی کے ظاہری اظہار کے طور پر احباب جماعت میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

وقارِ عمل مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی

یوم مصلح موعود چونکہ بالکل قریب آگیا تھا اور احباب جماعت میں یہ احساس تھا کہ مصلح موعود جیسی عظیم الشان پیشگوئی کے پورا ہونے پر ہمارا جلسہ کسی ایسے مقام پر ہونا چاہیئے۔ جہاں غیراز جماعت احباب بھی شامل ہو سکیں۔ یہ خیال بھی تھا کہ مکرم جناب میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ کا مکان جو آجکل جماعت کے دوسرے اجتماعات کے لئے استعمال ہو رہا ہے وہ شاید مصلح موعود کے جلسہ کے لئے مکتفی نہ ہو سکے۔ اس لئے طے پایا کہ منہدم شدہ مسجد احمدیہ مری روڈ کا ملبہ صاف کر کے اسی قطعہ زمین کو یوم مصلح موعود کے جلسہ کیلئے تیار کیا جا سکے۔

لہٰذا اتوار ۱۴ر فروری کو خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ایک وقار عمل منایا گیا۔ جس میں ۳۶ خدام، ۹ انصار اور ۱۰ اطفال شامل ہوئے۔ احباب نے شہر کی آبادی کے عین درمیان راولپنڈی کی مصروف ترین سڑک کے کنارے متواتر صبح ۹½ بجے سے ۱۲ بجے تک نہایت تنظیم اور وقار سے کام کیا۔ بارہ بجے کے قریب جب کام ختم ہوا تو جگہ جلسہ کیلئے مناسب طور پر تیار ہو چکی تھی۔

محترم چوہدری عبدالغنی صاحب رشدی وقتاً فوقتاً اپنے بیش قیمت مشوروں سے خدام کی راہنمائی فرماتے رہے۔ اور قائد صاحب خدام الاحمدیہ نے کام کو منظم طریق پر سرانجام دینے کے لئے خدام کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر کے دوران عمل میں ہی مناسب وقفہ سستانے کا بھی مہیا کر دیا تھا۔ "اپنے ہاتھوں کام" کی یہ مثال راہ گیروں اور نواحی باشندگان کے لئے باعث حیرت ضرور تھی، مگر اس استعجاب میں بھی داد کا ایک پہلو تھا جس کا (بقیہ کالم اوّل پر دیکھئے)

بعض لوگوں نے اظہار بھی کیا۔ قریباً ۱۲ بجے دعا کے بعد وقار عمل بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

حمید المحامد،
ناظم نشر و اشاعت خدام الاحمدیہ راولپنڈی

ایک الوداعی تقریب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کو امسال اپنے دو نہایت مخلص وجان نثار دوستوں کو الوداع کہنا پڑا۔ چوہدری عبدالغنی صاحب رشدی یکم دسمبر سے اپنی عمر کے چالیس سال پورے کر کے مجلس انصار اللہ میں شامل ہو گئے۔ اور ملک مبارک احمد صاحب ارشاد کا راولپنڈی سے کراچی تبادلہ ہو گیا۔

مجلس کے لئے ان ہر دو قائدین کی مجلس سے جدائی ایک گراں امر تھی۔ چنانچہ طے پایا کہ ان کے اعزاز میں دعوت طعام کا انتظام کیا جائے۔ اور انہیں خراج عقیدت پیش کیا جائے۔ اس سلسلہ میں ۲۹ دسمبر ۱۹۵۹ء کو مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت راولپنڈی کے مکان پر دعوت عشائیہ دی گئی جس میں جملہ ارکان مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے علاوہ مکرم ومحترم امیر صاحب، ہر دو مربیان سلسلہ، مکرم میاں محمود احمد صاحب نائب امیر جماعت، مکرم بابو اللہ بخش صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ اور مکرم چوہدری عبداللہ خاں صاحب جنرل سیکرٹری انصار اللہ نے شرکت فرمائی۔ اس موقعہ پر ایک مختصر جلسہ بھی ہوا۔ جس میں مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب ایم۔ ایس سی قائد مجلس نے سپاسنامہ پیش کیا۔ اس میں مکرم رشدی صاحب کی اعلیٰ تنظیمی قابلیت، خلوص، محنت اور متواتر مسلسل جدوجہد کو سراہا گیا جو انہوں نے مجلس مقامی کیلئے گزشتہ دس بارہ سال سے سرانجام دی۔ سپاسنامہ میں امید ظاہر کی گئی کہ ہمیں اب بھی ان کی سرپرستی حاصل رہے گی۔ اور ان کی قابل قدر ہدایات سے ہم اب بھی فائدہ اٹھا سکیں گے۔

جناب ملک مبارک احمد صاحب ارشاد کی خدمت میں سپاسنامہ جناب عبدالستار صاحب خادم نے پیش کیا۔ مکرم ارشاد صاحب سنہ ۱۹۵۲ء سے مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کے کارکن ہیں۔ اس دوران میں انہوں نے مجلس کی مختلف رنگوں میں خدمت کی اور مجلس کے مختلف عہدوں پر فائز رہے اور چھوٹے عہدوں سے رفتہ رفتہ قائد علاقائی تک پہنچے۔ آپ نہایت دلیر، نڈر اور انتھک قسم کے کارکن ہیں۔ اپنی ملازمت کی پابندیوں اور مجبوریوں کے باوجود آپ نے اپنے فرائض میں کبھی کوتاہی نہ کی۔ خلوص وسرگرمی کا یہ عالم رہا کہ نہ سردی کی سرد راتوں اور نہ گرمی کے گرم دنوں کی انہوں نے کبھی پرواہ کی۔ اور اپنے فرائض کی ادائیگی کے سلسلہ میں روزانہ میلوں کا چکر لگاتے گھر گھر جاتے اور مجلس میں بیداری رکھتے۔ اب ملازمت کے سلسلہ میں ہی انہیں راولپنڈی کو خیرباد کہنا پڑا۔

بعدہٗ مکرم صوفی رحیم بخش صاحب قائم مقام قائد علاقائی نے ہر دو اصحاب کے کوائف اور خلوص کار کردگی پر روشنی ڈالی۔ چونکہ انہیں ان اصحاب کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا تھا۔

سپاسناموں کے جواب میں مکرم رشدی صاحب اور ارشاد صاحب نے نہایت منکسرانہ انداز میں مجلس کا شکریہ ادا کیا اور مجلس سے اپنی گہری عقیدت اور محبت کا اظہار کیا۔

خطبۂ صدارت میں مکرم امیر صاحب نے مجلس کے نوجوانوں کی باہم محبت اور رفاقت کو سراہا اور کہا کہ ان میں کسی قسم کی رقابت، جھگڑا اور انتشار نہیں۔ اس کی وجہ آپ نے یہ بتائی کہ ہمارے نوجوانوں میں اطاعت کا مادہ موجود ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے اپنے دورِ امارت میں نوجوانوں کے اِس جذبۂ اطاعت شعاری کو محسوس کیا ہے اور یہ بھی محسوس کیا ہے کہ ان کی یہ اطاعت کسی تکلّف اور تصنّع سے نہیں بلکہ حقیقی محبت اور خلوص سے بھرپور ہوتی ہے۔

آپ نے نوجوانوں کو علم سیکھنے اور خصوصاً عربی زبان سے کما حقہٗ واقف ہونے کی تلقین کی۔ قرآن مجید کی باقاعدہ تلاوت اور گہرا مطالعہ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام پڑھنے پر زور دیا۔ آپ نے فرمایا۔ قرآن کریم کو آپ لوگ اتنا پڑھیں کہ لوگوں کو آپ کے حافظ ہونے کا گمان ہو۔

مکرم رُشدی صاحب کی جملہ خوبیوں کے ساتھ ان کی کامل اطاعتِ امیر کی خوبی کا ذکر کیا۔ ارشاد صاحب کی جُدائی کے غم اور ان سے محبت کا اظہار انہوں نے اِس شعر سے ادا کیا ؎

وداع و وصل جداگانہ لذّتے دارد
ہزار بار برو صد ہزار بار بیا

قائدِ مجلس نے جملہ حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور بعد دُعا اظہارِ محبت و عقیدت کی یہ بابرکت تقریب ختم ہوئی۔

حمید المحامد،
ناظم نشر و اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی
۱۶ر جنوری سنہ ۱۹۶۰ء

قطعات

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل

نہ ہے ربوہ جہاں اپنا امامِ کامراں دیکھیں
نہ ہے ربوہ جہاں اس پیشگوئی کا نشاں دیکھیں
نہ ہے ربوہ جہاں ہوشیارپور تا قادیاں دیکھیں
نہ ہے ربوہ جہاں ہم پھر سے دارالاماں دیکھیں

نہ ہے ربوہ جہاں حاصل شعورِ دینِ اکمل ہے
نہ ہے ربوہ جہاں واصل سرورِ دینِ اکمل ہے
نہ ہے ربوہ جہاں حامل یہ نورِ دینِ اکمل ہے
نہ ہے ربوہ جہاں کامل ظہورِ دینِ اکمل ہے

تمام عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں ضروری گزارش

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ کے قائم کرنے کی بڑی غرض یہ ہے کہ احمدی نوجوانوں کی صحیح اسلامی رنگ میں تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے۔ ہمارے آقا حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :-

طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلمٍ و مسلمۃٍ

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت کا فرض ہے

اس چٹھی کے ذریعہ میں آپ کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ مجلس خدام الاحمدیہ کی تعلیمی کوششوں کے مندرجہ ذیل مقاصد ہیں اور ان مقاصد کو سامنے رکھ کر تمام مجالس کو اپنی اپنی جگہ خدام کی تعلیم کیلئے کوشش کرنی چاہیئے۔

ہمارے تعلیمی مقاصد

(۱) کوئی خادم ایسا نہ رہے جو اردو یا بنگالی وغیرہ پڑھ لکھ نہ سکتا ہو اور ابتدائی حساب نہ جانتا ہو۔

(۲) کوئی خادم ایسا نہ رہے جو قرآن شریف ناظرہ پڑھنا نہ جانتا ہو۔

(۳) کوئی خادم ایسا نہ رہے جو نماز باترجمہ نہ جانتا ہو۔

(۴) کوئی خادم ایسا نہ رہے جو قرآن شریف باترجمہ نہ جانتا ہو۔

(۵) کوئی خادم ایسا نہ رہے جو اسلام اور احمدیت کے ابتدائی اصولوں اور بنیادی تعلیمات سے ناآشنا ہو۔

(۶) خدام میں مطالعہ قرآن شریف بمطالعہ احادیث حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بمطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام و کتب سلسلہ و دیگر علمی کتب و اخبارات و رسائل کا شوق پیدا کیا جائے۔

(۷) خدام میں اپنے خیالات کو اچھے رنگ میں بیان کرنے اور تقریر کرنے کا ملکہ اور شوق پیدا کیا جائے۔

(۸) خدام میں مضمون نگاری کا شوق اور رجحان پیدا کیا جائے۔ تاکہ وہ سلطان القلم کے اچھے خادم ثابت ہوں۔

یہ مقاصد بہت ضروری اور بہت اہم ہیں اور ان کو حاصل کرنے کیلئے کافی محنت اور کوشش کی ضرورت ہے۔ خدا کے فضل سے بعض مجالس ان مقاصد کی طرف بہت توجہ دے رہی ہیں اور انہوں نے اپنی اپنی جگہ ایسی کلاسز شروع کر رکھی ہیں جہاں خدام ترجمہ قرآن شریف پڑھ سکتے ہیں۔ مگر ضرورت یہ ہے کہ تمام مجالس میں ایسا انتظام ہو۔ ہر ایسی مجلس جہاں ایسے خدام موجود ہیں جو پڑھے لکھے ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کو پڑھائیں اور انہیں قرآن شریف اور احادیث سے واقف کریں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اس چٹھی کے ملنے پر تمام قائدین جلد از جلد اطلاع دیں کہ ان کی مجلس میں آجکل دینی تعلیم کا کوئی انتظام ہے یا نہیں؟ براہِ مہربانی تفصیل سے لکھیں کہ قرآن شریف یا حدیث یا کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا دینی معلومات وغیرہ میں سے کس چیز کی تعلیم کا انتظام ہے اور کیا؟ اور کتنے خدام اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ جن مجالس میں ابھی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں وہ اطلاع دیں کہ آئندہ ان کا اس بارے میں کیا پروگرام ہے؟ جن مجالس کو اس سلسلہ میں مرکز کی طرف سے کسی قسم کی امداد یا راہ نمائی کی ضرورت ہو وہ فوری طور پر اس کے متعلق مرکز کو لکھیں۔ مرکز انشاء اللہ حتی الوسع ان کی مدد کی کوشش کرے گا۔ قائدین اپنے دوسرے عہدیداران کو یہ چٹھی پڑھوا دیں۔

دوسرا ضروری امر

تعلیم کے پروگرام کو عمدہ طریق سے چلانے کے لئے مرکز کو مندرجہ ذیل کوائف کی فوری ضرورت ہے۔ تمام قائدین مندرجہ ذیل کوائف سے اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔ گزشتہ سال بہت تھوڑی مجالس نے اِن کوائف سے اطلاع دی تھی۔ چونکہ اِن کوائف میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے جن مجالس نے گزشتہ سال یہ کوائف بھیجے تھے وہ دوبارہ اِن کوائف سے اطلاع بھجوائیں۔ —— ایک کاغذ پر یہ کوائف پُر کرکے ہمیں جلد بھجوا دیں اور اس کی ایک نقل اپنے پاس رکھ لیں۔

سیّد محمود احمد ناصر
مہتمم تعلیم مرکزیہ مجلس خدام الاحمدیہ

(۱) نام مجلس
(۲) نام قائد
(۳) نام ناظم تعلیم
(۴) تعداد کل خدام
(۵) تعداد اَن پڑھ خدام
(۶) تعداد خدام جو ناظرہ قرآن شریف پڑھ سکتے ہیں۔
(۷) تعداد خدام جو ترجمہ قرآن مجید جانتے ہیں۔
(۸) تعداد خدام جو ترجمہ نماز جانتے ہیں۔
(۹) تعداد خدام مولوی فاضل
(۱۰) تعداد خدام بی۔ اے یا اس سے اُوپر کی ڈگری والے۔
(۱۱) تعداد خدام جو میٹرک پاس ہیں۔
(۱۲) تعداد خدام چھٹی جماعت سے دسویں تک
(۱۳) تعداد خدام چھٹی جماعت سے نیچے تعلیم والے۔
(۱۴) کیا آپ کی مجلس میں دار المطالعہ ہے یا نہیں؟

دستخط قائد

کچھ "خالد" کے متعلق

قائدین علاقائی و اضلاع کی خاص توجہ کیلئے

کسی تنظیم کو زندہ رکھنے اور اس کی آواز اور تحریکات کو اس کے اراکین تک باقاعدگی سے پہنچانے کے لئے پراپیگنڈہ کی ضرورت ہوتی ہے جس کے لئے ضروری ہے کہ تنظیم کا اپنا اخبار یا رسالہ ہو جو اس کے مقاصد کو وقتاً فوقتاً ممبران کے ذہنوں میں تازہ کرتا رہے۔ اس اصل کے ماتحت خدام الاحمدیہ کی طرف سے ماہنامہ "خالد" جاری کیا گیا ہے۔

اس رسالہ کو جاری ہوئے قریباً آٹھ سال کا عرصہ گزر رہا ہے لیکن ابھی تک بہت کم مجالس یہ رسالہ منگواتی ہیں اور اس طرح بہت کم مجالس خدام الاحمدیہ کی تحریکات اور مقاصد سے واقف ہوتی ہیں مجلس خدام الاحمدیہ کو مفید اور فعال بنانے کے لئے ضروری ہے کہ ہر مجلس اپنا رسالہ منگوائے اور اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کرے۔

مجھے افسوس ہے کہ اسوقت تک مجالس نے اس اہم کام کی طرف توجہ نہیں دی۔ اس وجہ سے رسالہ کی اشاعت خاطر خواہ نہیں۔ میں ان سطور کے ذریعہ جملہ عہدیداران خدام الاحمدیہ کو ان کے فرائض کی طرف متوجہ کرتے ہوئے ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ رسالہ خالد کی اشاعت کی طرف فوری توجہ دیں۔ سردست مندرجہ ذیل امور کی طرف فوری توجہ دی جائے۔

۱۔ ہر وہ مجلس جو رسالہ خالد باقاعدہ نہیں منگواتی فوری طور پر کم از کم ایک پرچہ اپنے لئے ضرور جاری کرائے اور اس کی قیمت بذریعہ منی آرڈر مینیجر خالد ربوہ کے نام بھیج دے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

۲۔ ہر مجلس کوشش کرے کہ اس کے تمام تعلیمیافتہ اراکین انفرادی طور پر رسالے کے خریدار ہوں اور انکے نام علیحدہ رسالہ جاتا ہو۔ ایسے خدام کو بار بار تاکید و تحریک کی جائے۔

۳۔ قائدین علاقائی و اضلاع اس امر کی نگرانی کریں کہ ان کے علاقہ اور ضلع کی ہر مجلس رسالہ باقاعدہ منگواتی ہے اور اس کا ریکارڈ رکھتی ہے۔

۴۔ مجالس رسالہ وی پی منگوانے کی بجائے رسالہ کی قیمت مبلغ ۵/- سالانہ بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں۔

۵۔ رسالہ کی قیمت جماعتی چندوں کے ساتھ بھجوانے کی بجائے براہ راست مینیجر رسالہ ماہنامہ خالد ربوہ کے پتہ پر بھجوائی جائے۔

میں امید کرتا ہوں کہ مجالس خدام الاحمدیہ میری اس درخواست پر خاطر خواہ توجہ فرمائیں گی اور اپنا یہ رسالہ منگوا کر مجلس سے متعلق تازہ بتازہ معلومات حاصل کرتی رہیں گی اور اپنی مجلس کو منظم اور اراکین کو مستعد بنائیں گی۔

اس سلسلہ میں آپ کی طرف سے ۱۵ اپریل سنہ ۶۰ء تک مکمل اطلاع مل جانی چاہیئے کہ آپ نے اس سلسلہ میں کیا کوشش کی ہے اور اسکے کیا نتائج نکلے ہیں۔

قائدین اضلاع و علاقائی میری اس درخواست کے اولین مخاطب ہیں۔

خاکسار

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ　　۲۰-۳-۶۰

نور کاجل

۱- آنکھوں کی تندرستی خوبصورتی اور علاج کیلئے بہترین تحفہ ۲- آنکھوں کو گرد و غبار سے محفوظ رکھتا ہے
۳- آنکھوں کو گرمی کے اثرات سے محفوظ رکھتا ہے- ۴- خارش پانی بہنا- باھمنی- ناخنہ کا مفید علاج ہے

بچوں عورتوں اور مردوں سب کے لئے یکساں مفید ہے- آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کے لئے ہمیشہ نور کاجل استعمال کیجئے- قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ علاوہ ڈاک و پیکنگ-

تیار کردہ خورشید یونانی دواخانہ - گول بازار - ربوہ

سید عبدالباسط پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے طبع کرا کر دفتر ماہنامہ خالد ربوہ سے شائع کیا- صرف ٹائٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا-